COUNCIL OF TRENT.

پمفلٹ نمبر ۶

ٹرینٹ کا مجمع

سولھویں صدی روم کی کلیسیا کے لئے آزمائش اور پرکھنے کا زمانہ تھا۔ اُس نے یہ دعوےٰ کیا تھا کہ وہ باقی ساری قومی بڑی کلیساؤں پر فوق رکھتی ہے اور یہ فیصلہ کرنے کا اُس کو حق حاصل ہے کہ کلیسیا کی حقیقی تعلیم کیا ہے۔ اُس نے بادشاہوں اور قوموں پر حکم چلایا اور ہر سال اُن ملکوں سے زرِ کثیر حاصل کیا جہاں اُس نے راہبوں۔ پریسٹوں اور بشپوں کی فوج بھیجی تاکہ رومی عقیدے کی اشاعت کرے۔ اُس نے نہ صرف روحانی اختیار کا ہی دعویٰ کیا بلکہ اُن ملکوں میں دُنیاوی اختیار کا بھی جنہوں نے پوپ کو سب سے اعلےٰ تسلیم کیا۔ اُس نے یہ طاقت اُن لوگوں کی بیخ کنی کے لئے جو اُس کی تعلیم سے اتفاق نہ رکھتے تھے بے رحمی سے استعمال کی۔ مذہبی تفتیش (Inquisition) کے جاری ہونے پر سب اہلِ خرد لوگ غصے سے بھر گئے اور جب اُس کلیسیا نے زندگی کے ہر صیغے میں دخل دینا شروع کیا تو لوگ سخت ناراض ہو گئے۔ علاوہ ازیں بائبل کے خلاف تعلیم اور خراب اور پُر وسواس

رسوم جو کلیسیا کے اندر پیدا ہو گئیں اور بڑھنے لگیں اور اکثر راہبوں اور پادریوں کی جاہلانہ اور بد اخلاق زندگیوں کے باعث اور پوپوں اور بشپوں کی دولت و شوکت کے ساتھ اخلاق کا معیار گر جانے پر لوگ چلا اٹھے کہ اصلاح ہونی چاہیے۔

جب لوتھر (Luther) روم کو دیکھنے گیا تو اُس کو حقیقت حال معلوم ہو گئی اور دعوٰی کا جاتا رہا۔ ایسی خراب حالت دیکھ کر اُس نے پوپ کے دعاوی اور خلافِ بائبل تعلیم اور کلیسیا کی بد رسوم کے خلاف صدا بلند کی۔ جسے انگریزی میں پروٹسٹ کہتے ہیں اور جس سے لفظ پروٹسٹنٹ نکلا جرمنی کے لاکھوں اشخاص نے اِس پروٹسٹ کی تائید کی اور کیتھلک کلیسیا کی شراکت رکھتے ہوئے انہوں نے روم کی کلیسیا سے اپنا تعلق قطع کر لیا۔ پس پوپ کو یہ ماننا پڑا کہ جرمنی کے آدھے لوگ اُس کی فوقیت اور اعلٰے ہونے کو تسلیم نہیں کرتے۔

انگلستان میں دو سو سال تک بادشاہوں اور پارلیمنٹوں کی طرف سے روم کی زیادتیوں کے خلاف پروٹسٹ (اعتراض) ہوتے رہے۔ اور پارلیمنٹ نے انگلستان میں پوپ کے اختیار کو گھٹانے کے لئے کئی ایکٹ یا قانون پاس کئے۔ مصلحوں نے بار بار کوشش کی کہ پریسٹوں اور راہبوں کی خراب تعلیم کی تردید کریں۔ اور اُس کی تعلیم اور عمل کی اصلاح کے لئے ہر جگہ لوگ شور مچانے لگے ہنری ہشتم (Henry) اگرچہ کلیسیا کی تعلیم میں کسی تبدیلی کا روادار نہ تھا تو بھی اُس نے موقع پا کر انگلستان

کی کلیسا کی قدیم خود مختاری پر زور دیا تاکہ غیر ملکی بشپوں کی ماتحتی سے آزاد ہو جائے اور آخر کار اُس نے پوپ کی فوقیت اور اُس کے اعلےٰ افسر ہونے سے انکار کر دیا۔

کرانمر (Cranmer) آرچ بشپ نے انگلستان کی کلیسیا کے اکثر بشپوں کی حمایت سے بادشاہ کے دعوے کی تائید کی اور ایڈورڈ (Edward) ششم کے عہد سلطنت میں کلیسیا کی تعلیم اور عمل میں اصلاح کرنا شروع کیا۔ انگلستان کی کلیسیا کی اصلاح اور خود مختاری کا کام ملکہ الزبتھ (Elizabeth) کے زمانے میں تکمیل کو پہنچا جس سے ظاہر ہو گیا کہ انگریزی قوم اور کلیسیا کا روم سے قطع تعلق ہو گیا اور وہ قدیم کیتھلک اور رسولی کلیسیا کے ایمان اور تعلیم کی طرف عود کر آئی۔

سوئٹزرلینڈ میں مصلحوں نے وسواس بھری تعلیم پر فتح حاصل کی اور سچی تعلیم کو غلبہ حاصل ہوا اور رومی کلیسیا نے تلخ غم کے ساتھ دیکھا کہ ایک اور قوم نے بھی پوپ کی ماتحتی سے خود مختار ہونے کا اعلان کر دیا۔

یورپ میں سرداروں۔ بادشاہوں اور حاکموں نے خاص کر جرمن قیصر چارلس پنجم نے جو اب تک پوپ کے اختیار اور فوقیت کو مانتا تھا جب یہ دیکھا کہ جن قوموں نے روم سے بغاوت کی اُن کی زندگی اور اخلاق میں ترقی ہوئی اور انہیں رومی کلیسیا کی خرابیوں کا پورا علم تھا تو انہوں نے زور سے یہ مطالبہ کیا کہ رومی کلیسیا میں بھی اصلاح ہونی چاہیئے۔

جب پوپ کو یہ حقیقت معلوم ہوئی کہ کلیسیا کو بڑا بھاری نقصان پہنچا

نہ صرف تعداد میں بلکہ آمدنی میں بھی (کیونکہ بعض قومیں کُل کی
کُل روم سے علیٰحدہ ہو گئیں جس کی وجہ سے کلیسیا کی آمدنی میں بڑا
بھاری خسارہ واقع ہؤا اور پاپائی دربار کی شان و شوکت میں کمی
پیدا ہو گئی۔ معافی ناموں کو کوئی خریدتا نہیں اور پریسٹوں اور بشپوں
کی تحقیر کی جاتی اور اُن پر ہنسی اُڑائی جاتی ہے) تو پوپ پال سوم
(Paul III) نے لاچاری سے شہنشاہ چارلس کے مطالبوں کو
مان لیا اور بلا خوشی کلیسیا کے مجمع کے منعقد کرنے پر رضامند
ہؤا۔ اس غرض کے لئے اس نے ایک حکم (بل) نافذ کیا اور وہ
مجمع ۱۳ دسمبر ۱۵۴۵ء کو تائی رال (Tyrol) کے علاقہ میں بمقام
ٹرینٹ منعقد ہؤا۔ یہ شہر اس وقت اٹلی اور جرمنی کی سرحد پر واقع تھا
پوپ اور اُس کا فریق شروع سے جب قیصر نے مطالبہ کیا تھا
ایسے مجمع کے خلاف تھے۔ اُن کو کانسٹنس (Constance) اور
بے سل (Basle) کے مجمعوں کی کارروائی یاد تھی جب اُن مجمعوں
نے پوپوں کو معزول کر دیا تھا۔ اس لئے اُنہیں اندیشہ تھا کہ کہیں ایسا
ہی اب ٹرینٹ میں واقع نہ ہو۔

فی الحقیقت ٹرینٹ کے تین مجمعے تھے۔ پہلا مجمع ۱۵۴۵ء میں ہؤا
اور پوپ پال سوم کے زمانے میں دو سال تک رہا۔ دوسرے مجمع
نے پہلے مجمع کے کام کو پھر ۱۵۵۱ء میں شروع کیا پوپ جولیس سوم
کے زمانے میں۔ تیسرا مجمع پوپ پائس چہارم کے زمانے میں منعقد

رہا اور کل آٹھ مجلسیں ہوئیں۔ مجمع کی پہلی مجلسوں میں ۲۰۰ سے زائد
بشپ شامل ہوئے۔ چوتھی مجلس میں پچاس سے بھی کم بشپ حاضر
تھے۔ اصلاح شدہ کلیساؤں کے بشپوں کو اور مشرقی کلیسیا کے
بشپوں کو دعوت نہ دی گئی۔ قسطنطنیہ، انطاکیہ اور اسکندریہ کے
پاتری آرک حاضر نہ ہوئے۔ اور نہ آرمینیہ، فارس اور اتھیوپیا کے
بشپ حاضر ہوئے اس لئے [illegible] کے اس مجمع کو کسی معنی میں عالمگیر
مجمع قرار نہیں دے سکتے۔ اور نہ اسے کل کیتھولک کلیسیا کا مجمع کہہ
سکتے ہیں۔ یہ تو محض روم کی کلیسیا کا مجمع تھا۔ یہ تو مصلحوں کے
خلاف ایک سازش تھی۔ نہ کہ کلیسیا کا مجمع۔ جرمنی، فرانس اور سپین
کے بادشاہوں کے ایلچی حاضر تھے۔ لیکن ڈنمارک، سویڈن، سکاٹلینڈ
انگلینڈ، سکاٹلینڈ اور پرشیا کی طرف سے کوئی حاضر نہ تھا۔ خود پوپ
بھی حاضر نہ تھا۔ صرف اُن کے نمائندے آئے تھے۔ مصلحوں اور
اُن کی تعلیموں کو پہلے ہی مجرم ٹھہرایا گیا۔ اُن کو ملعون کہا اور اُن
کو کلیسیا سے خارج کیا گیا۔ حالانکہ نہ تو کسی نے اُن کو بُلایا۔
نہ اُن کی سنی اور نہ اُن کو دیکھا۔ اُنہوں نے مجمع میں حاضر ہونے
سے انکار کر دیا اور داؤد کے الفاظ پیش کئے "وہ ٹھٹھے بازوں کی
مجلس میں نہیں بیٹھتا اور خطا کاروں کی راہ میں کھڑا نہیں ہوتا۔"
پہلی تین مجلسوں میں طرزِ عمل پر بحث ہوتی رہی۔ لیکن چوتھی مجلس
میں اس مجمع کی ٹھیک کارروائی شروع ہوئی۔ اس مجلس میں انہوں

نے یہ منظور کیا کہ اپوکرفا کی کتابوں کو بائبل کے قانون میں داخل کرنا
چاہئے اور اُن کی حدیث کو خدا کے کلام کے برابر درجہ ملے اور ساری
بائبل کی تفسیر کلیسیا کی تعلیم کے مطابق ہونی چاہئے۔

پانچویں، چھٹی اور ساتویں مجلسوں میں موروثی گناہ اور راستباز ٹھہرانے
کی تعلیم پر بحث ہوتی رہی۔ اور سات ساکریمنٹس منظور ہوئیں خاص
کر بپتسمہ اور استحکام کی ساکریمنٹس۔ راستباز ٹھہرانے کی تعلیم پر بہت
تندہی سے جھگڑا ہوتا رہا۔ بعض بشپ تو اُس رائے کی تائید کرتے
جو مصلحوں کی تھی کہ آدمی مسیح پر ایمان رکھنے سے راستباز ٹھہرتا ہے
نہ اعمال کے ذریعہ۔ اس موقع پر جرمن بشپوں نے یہ مطالبہ کیا کہ
رومی کلیسیا کی اصلاح کے بارے میں بحث ہو۔ لیکن پوپ نے
اِس بحث سے بچنے کے لئے حکم دیا کہ مجمع اٹلی کے علاقہ میں بمقام
بولونا (Bologna) منتقل کیا جائے اور وہ بھی ستمبر ۱۵۴۷ء کو۔
اور مجمع کو ختم کر دیا۔ اس تکلیف دِہ حالت سے بچ نکلنے کے لئے
یہ آسان طریقہ تھا۔

جب پوپ پال سوئم کا انتقال ہو گیا تو اُس کا جانشین
جولیس سوئم ہوا جو اسی مجمع کی پہلی مجلس میں پوپ کے نمائندے
کی حیثیت سے رہبر مجلس تھا۔ رائے عامہ نے اِس پوپ کو مجبور
کیا کہ مجمع کو پھر شروع کرے۔ چنانچہ اِس مجمع کا کام ۱۵۵۱ء میں
شروع ہوا۔ اور یوخرست، اعتراف اور آخری مسح کے ساکریمنٹس

پر بحث ہوتی رہی۔ اور تبدیلِ ماہیت کے مسئلہ کو منظور کیا۔
اور اس مسئلہ کی نسبت کہ پریسٹ گناہوں کی معافی کے
لئے مغفرت کا کلمہ سنائے یہ فیصلہ ہؤا کہ یہ اعلان بالکل جائز
اور قانونی طور پر درست ہے۔ وہ محض پادریانہ نہیں۔ اور
آخری مسح کے بارے میں یہ منظور ہؤا کہ اُس کے وسیلے فضل
عطا ہوتا ہے اور گناہوں کی معافی ملتی ہے۔

اپریل ۱۵۵۵ء میں پوپ پال چہارم پوپ پال سوم کی
جگہ پوپ ہُوا۔ وہ اِس مجمع کی کارروائی کا سخت مخالف تھا
اور اُس کی وجہ اُس نے یہ بیان کی کہ پوپ کا اختیار کونسلوں
کے اختیاروں سے کہیں اعلیٰ تھا۔ اِس بنا پر اُس نے مجمع
کے شرکا کو رخصت کر دیا۔ اُسے کلیسیا کی اصلاح کی ذرا
خواہش نہ تھی بلکہ اُسے صرف اِس امر کی فکر تھی کہ جرمن۔
سوئٹزرلینڈ اور انگلینڈ کے مصلحوں کی تعلیم کو مجرم اور ملعون
ٹھہرائے۔ مگر ماہ جنوری ۱۵۶۲ء میں مجمع پھر جمع ہُوا۔ اُس وقت
روم کی کلیسیا کے باقی مسئلوں پر بحث ہوئی اور ماس۔ تقرر۔
مریم کی پرستش۔ اعراف۔ مقدسوں سے سفارش۔ تبرکات
اور مورتوں کی پرستش۔ معافی ناموں۔ روزہ رکھنے اور نماز کی
کتابوں کے بارے میں فیصلے کئے گئے۔ ۱۵۶۳ء میں یہ
کونسل برخاست ہوئی اور ۱۵۶۴ء میں اِس مجمع کے فیصلوں

اور حکموں کو مشتہر کیا جب کہ پوپ نے اُن کو منظور کیا۔
اُسی سال پوپ پائس چہارم نے اپنے عقائد نامے کو
بھی شائع کیا۔ وہ عقائد نامہ آج کل رومی کلیسیا کا عقائد
نامہ ہے اور اُس عقاید نامے میں یہ ظاہر کیا گیا کہ اس
مجمع کی تعلیم روم کی کلیسیا کی مستند تعلیم تھی۔

روم کی کلیسیا کی اصلاح کے عام تقاضا کا جواب
ٹرینٹ کا مجمع تھا۔ جرمن قیصر اور فرانس اور ہسپانیہ کے
بادشاہوں۔ بویریا کے ڈیوک اور دوسرے حکمرانوں نے
جب اصلاح شدہ کلیسیاؤں کے اخلاق میں ترقی دیکھی
اور اُن کی تعلیم کو کتاب مقدس کے مطابق پایا تو اُن
کی یہ خواہش ہوئی کہ روم کی کلیسیا میں بھی ایسی ہی ترقی
ہو۔ لیکن پوپ اور اطالیہ کے بشپ ایسی اصلاح سے
ناراض تھے اور وہ اپنی کلیسیا کی تعلیم اور عمل میں کسی
طرح کی تبدیلی نہ چاہتے تھے۔ اگرچہ وہ مجمع کے منعقد
ہونے پر متفق تھے لیکن وہ پروٹسٹنٹوں کو دھمکانا چاہتے
تھے۔ اور آخر کار پوپ اور اطالیہ کے بشپوں نے فتح حاصل
کی۔ اور انہوں نے ہر طرح کی اصلاح کی کوشش کو رد
کیا اور بعض پُر وسواس عمل و تعلیم کی باتوں کو جو کلیسیا
میں گھس آئی تھیں قطعی طور پر قبول کیا اور رومی کلیسیا میں

مستند تعلیم و عمل کی حیثیت سے اُن کو منظور کیا۔ اور بشپوں اور پریسٹوں کو یہ ہدایت ہوئی کہ انہی کے مطابق لوگوں کو تعلیم دیں۔

اِس مجمع میں بڑا بحث و مباحثہ ہؤا اور بشپوں اور راہبوں کے درمیان بے حد جھگڑے ہوئے اور راہبوں کے مختلف فرقے ایک دوسرے کے ساتھ سخت جھگڑتے رہے۔ جرمنی اور فرانس کے بشپوں نے یہ تقاضا کیا کہ عشائے ربانی میں پیالہ بحال کیا جائے۔ ہسپانیہ کے بشپوں نے اِس کی مخالفت کی۔ البتہ وہ پوپ کے اختیار کو گھٹانا چاہتے تھے۔ اِس بحث و مباحثہ میں ساری گرمیاں گزر گئیں کہ آیا جماعت کو پیالہ دینا چاہئے یا نہیں۔ ان جھگڑوں میں سات مہینے گزر گئے تو آخر کار جب ایمان سے راستباز ٹھہرنے کے مسئلہ پر گفتگو شروع ہوئی تو بمشکل کسی قدر اتفاق رائے حاصل ہؤا اور کتاب مقدس کے قانون کے بارے میں فیصلہ ہؤا اور جس امر پر اتفاق نہ ہؤا اُس کو ویسا ہی چھوڑ دیا۔ مثلاً اعراف کے مسئلہ کے بارے میں اور کہ مورتوں کی تعظیم کیسے کی جائے۔ یا اعتراف اور نکاح کی رسوم میں کیا ساکرمنٹی تاثیر ہے۔ اور کہ موروثی گناہ کی کیا حقیقت ہے۔ بعض دیگر مسائل پر بھی بحث ہوئی لیکن

اُن کی نسبت کچھ فیصلہ نہ ہُوا اور بعض امور کو مجمع سے نے چھوڑ دینا چاہا لیکن چھوڑ نہ سکے کیونکہ ماقبل مجمعوں اور پوپوں نے اُن کو منظور کیا تھا۔ لیکن ایک بات پر اُن کا اتفاق ہو گیا اور وہ یہ تھی کہ مصلحوں کو مجرم ٹھرایا جائے۔

جب مجمع کے خاتمے کا وقت قریب پہنچا تو قیصر چارلس پنجم اور فرانسس شاہ فرانس نے بار بار مجمع کی کارروائی پر اعتراض کئے اور یہ تقاضا کیا کہ کلیسیا کی خرابیوں پر بحث ہو۔ قیصر کے ایلچی نے یہ اعتراض کیا کہ مجمع کے شرکا پوپ کے پروردے تھے اور وہ اُسی کے حکم کے تابع تھے اِس لیے وہ اُن تعلیموں اور عملوں میں کسی قسم کی اصلاح کے روادار نہ تھے جو پوپ کی مرضی کے خلاف ہو کیونکہ وہ پوپ کی اطاعت کی قسم کھا چکے تھے۔ فرانسیسی ایلچی نے بھی شاہ ہنری کی طرف سے یہ اعتراض کیا کہ "یہ مجمع عام نہیں بلکہ خانگی مجمع ہے ایسے چند اشخاص کا جو نفع کی خاطر جمع کیا گیا"۔

جب ان اعتراضات اور تقاضات کی وجہ سے جو کلیسیا کی خرابیوں کی اصلاح کے بارے میں کئے گئے اور پھوٹ پڑنے کا اندیشہ ہو گیا تو جلدی سے مجمع ختم کیا گیا اور نمائندے اپنے اپنے ملکوں کو چلے گئے۔ نمائندوں کا شمار مختلف اوقات پر مختلف تھا۔ پہلی سات مجلسوں میں جو پوپ پال سوم کی زیر امارت منعقد ہوئیں